گروہوں کے "امیروں" اور "اماموں" کیلئے تو چوپٹ کھلے ہوں عیسائی "فادر" اور ظلّی و بروزی خلفاء تو ہر اعزاز واکرام کے مستحق سمجھے جائیں ثقافتی طائفوں کے لئے دیدہ و دل فرشِ راہ کیا جائے، اور قوم کی دولت ان پر فدایانہ نثار کی جائے مگر پابندی ہو تو اُن لوگوں کی نقل وحرکت پر جن کے دم قدم سے آج اس سرزمین میں خدا اور اس کے رسول کا نام گونج رہا ہے۔ اور جس نام کے صدقے سے آج ہم مسندِ حکومت وامارت پر براجمان ہیں ——

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

سمیع الحق
۵ر جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ

جہادِ ستمبر ۱۹۶۵ء | موقر معاصر ماہنامہ البلاغ کراچی نے جہادِ ستمبر ۶۵ء کے بارہ میں ایک سوالنامہ کے ذریعہ اکابر ملّت اور عمائدین قوم کی رائے معلوم کرنی چاہی ہے۔ اس قسم کے ایک سوالنامے کا جواب ماہنامہ الحق کے سرپرست حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کی طرف سے بھی دیا گیا ہے، جس میں ہم قارئین الحق کو بھی شریک کرنا چاہتے ہیں :-

سوال۔ جہادِ ستمبر میں فتح کے اسباب کیا تھے۔؟

جواب۔ فتح کا بنیادی سبب نصرتِ خداوندی کا ظہور تھا جس کے نتیجہ میں پاکستان کے تمام باشندے اپنے وسائل اور ذرائع کو فتح وکامرانی کے لئے بروئے کار لائے، پوری قوم اس معاملہ میں متحد ہوئی، اہل اللہ اور عبادِ صالحین نے ابتہال اور تضرع سے علماء اور خطباء و مفتیین نے جذبۂ جہاد بیدار کرنے اور ابھارنے کی کوشش سے سیاسی اور قومی رہنماؤں نے پوری یکجہتی کے ساتھ اپنی جدوجہد جاری رکھنے سے تجار اور متمول حضرات نے مالی اور اقتصادی تعاون سے عامۃ المسلمین نے ایثار اور قربانیوں سے اور سب سے بڑھ کر پاکستانی افواج کے سرفروش مجاہدین نے اپنے مومنانہ کردار، مجاہدانہ حوصلہ، استقامت اور صبر وثبات سے ملک کو کامرانی اور اسلام کو اقوام عالم میں سرخروئی سے ہمکنار کردیا۔ اگر پاکستانی افواج کا سرخروئی آخرت اور رضائے مولیٰ کے حصول کا جزم ویقین اور حیاتِ جاودانی کا عقیدہ نہ ہوتا تو محض اسباب وآلات اور صرف بہترین فوجی تربیت سے یہ چیز حاصل نہ ہوئی ——

سوال ۔ اس جہاد سے پاکستان اور اہل پاکستان کو کیا سبق ملا اور کیا فوائد حاصل ہوئے ؟

جواب ۔ اس جہاد نے پاکستان کو ایک ہی سبق دیا کہ اس ملک اور قوم بلکہ ہر اسلامی ملک کی حفاظت صرف اسلام اور اسلامی جذبات واحساسات اور مومنانہ کردار ہی سے وابستہ ہے ، یہاں مختلف قبائل اور علاقوں کے باشندوں کو صرف اسلام کے رشتہ نے دشمن کے مقابلہ میں بنیان مرصوص بنا دیا تھا ۔۔۔ مراکش اور انڈونیشیا میں رہنے والے مسلمانوں کے دل کی دھڑکنیں صرف اسلام کی وجہ سے پاکستان کے لئے دھڑک رہی تھیں ، خیبر اور چاٹگام نے اسلام ہی کے رشتے سے اپنی قسمت ایک دوسرے سے وابستہ کی تھی ۔ ایسے وقت میں حقیقی اور موثر مددگار صرف مسلمان ہی ثابت ہوئے خواہ وہ مصر و شام میں بسنے تھے یا سعودی عرب اور ایران میں یہ حقیقت ایک بار پھر آشکارا ہوگئی کہ اہل کفر و ضلال سب ملت واحدہ کے اجزاء و اعضاء ہیں ۔ اور مسلمانوں کی دشمنی اور ان کی شکست کی خواہش ان کی فطرت میں رچی ہوئی ہے ، خواہ ان کا تعلق مشرق سے ہو یا مغرب سے ۔

سوال ۔ جہاد ستمبر نے ہمیں جو سبق دئے کیا ان کی بناء پر ہماری زندگی میں کوئی تبدیلی آئی ہے ؟

جواب ۔ افسوس کہ اس بارہ میں یہاں کی اکثریت بالخصوص ارباب اختیار و اقتدار نے خداوند کریم کے احسانات اور نعمتوں کی ناشکری اور ناقدری کا مظاہرہ کیا زیادہ مسئولیت ان لوگوں کی ہے جن کے ہاتھ میں زمام کار ہے ، ان کا فرض تھا کہ جنگ سے پیدا شدہ اسلامی جذبات کو نہ صرف محفوظ رکھنے کا انتظام کرتے ۔ بلکہ اس کی پرورش کرتے ۔ یہاں تک کہ جذبات دینی کی حرارت سے پگھلا ہوا مادہ فطرت پوری طرح مومنانہ سانچہ میں ڈھل جاتا ۔ منکرات اور فواحش سے پورا معاشرہ کلی طور پر پاک کر دیا جاتا اور طیبات و معروفات کی برکات سے ملک کا چپہ چپہ مالا مال کر دیا جاتا بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ملک جس تیزی سے مصیبت کے وقت خدا کی طرف پلٹ گیا تھا ۔ اسی تیزی سے سب کچھ بھول کر ہلاکت اور تباہی کی طرف دوڑنے لگ گیا ہے ، ایسے حالات میں بسا اوقات خداوند کریم کے سابقہ انعامات ابتلاء اور آزمائش کی صورت اختیار کر لیتے ہیں ۔ اور کفرانِ نعمت کا خمیازہ پورے ملک اور قوم کو بھگتنا پڑتا ہے ۔۔

خداوند تعالیٰ ہم سب کو اس روز بد سے محفوظ رکھے اور ہمارا ملک واقعی معنوں میں اسلام اور اسلامی اقدار کا مظہر بن جائے ۔۔۔۔۔۔۔

سوال — حق و باطل کا معرکہ کبھی بند نہیں ہوتا۔ باطل کی تیاریاں بالکل واضح ہیں، ان تیاریوں کے جواب میں مسلمانوں اور بالخصوص اہل پاکستان پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، ان کی تیاریاں کس نہج پر ہونی چاہئیں۔؟

جواب — اس کا جواب بھی ضمناً آگیا ہے، ہماری تیاری ایک مسلمان کی حیثیت سے سب سے پہلے یہ ہونی چاہیئے کہ فرد کامل اور صحیح مومن بن جائے، اپنے تمام وسائل اور ذرائع کو خدائی امانت سمجھنے لگے۔ خواہ اس کا تعلق رعایا سے ہو یا حکام سے۔ قرآن و سنت کو واقعی معنوں میں حاکمیت دی جائے اور پورے معاشرہ پر عملاً اسے لاگو کر دیا جائے۔

پھر روح اور باطن کے تزکیہ و تطہیر کے ساتھ اسباب اور آلات کی تیاری اور ترقی پر بھی خود اعتمادی کے ساتھ ہر وقت نظر رہے۔ صرف دریوزہ گری اور کاسہ لیسی پر بھروسہ نہ ہو بلکہ حسب ارشاد: واعدوا لهم ما استطعتم۔ اپنی تمام قوت اور توانائی کو اعداد عُدد و عُدد میں لگایا جائے۔ یہاں تک کہ ہر فرد عملاً مجاہد اور مرابط بن جائے، کہ مومن کی شان تو یہ ہے کہ وہ ہر جگہ اور ہر وقت رباط اور جہاد میں رہتا ہے۔ کبھی اعداء اسلام سے کبھی نفس سے اور کبھی نفس اور کفار دونوں سے —

قوت حاکمہ پر اس سلسلہ میں یہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کی ذہنی اور فکری تربیت اس نہج پر کرتی رہے کہ وہ فتح، ذلت، شکست اور کامرانی کو خداوند کریم کی کرشمہ سازی کا نتیجہ سمجھنے لگیں، اور یہ کہ فتح اور شکست دونوں کے کچھ اسباب ہیں، اور ذلت و سرخروئی دونوں کو تعالیٰ نے اپنے اپنے سبب سے وابستہ کر دیا ہے۔ قوم نے جس راہ اور جن اسباب کو اپنا لیا اسی کا ثمرہ اور نتیجہ پائے گی — اس بارہ میں خداوند کریم کے چند واضح ارشادات تو قوم کے ہر فرد کی نگاہوں کے سامنے رہنے چاہئیں —

۱۔ ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم وان یخذلکم فمن ذا الذی ینصرکم من بعدہ۔	اگر خدا تمہاری مدد کرنا چاہے تو کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا۔ اور اگر تمہیں رسوا کرنا چاہے تو کون ہے کہ تمہاری مدد کرے اس کے سوا۔
۲۔ ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین	کمزور اور سست مت ہو اور غم مت کرو اگر تم مومن ہو تو تم ہی غالب ہوگے۔

نیز حسب ذیل آیت تو اور بھی کھلے طور پر اسباب فتح اور یہ کہ ہماری تیاری کس نہج پر ہونی چاہیئے، پر روشنی ڈال رہی ہے۔ یہ چند ایسے اصول ہیں جنہیں اپنا کر ہر دور میں مسلمان فتح و کامرانی سے ہمکنار ہوئے۔

یاایھا الذین اٰمنوا اذا لقیتم	اے ایمان والو جب تم مقابلہ کرو کسی فوج سے
فئۃً فاثبتوا واذکروا اللہ	تو ثابت قدم رہو اور بہت یاد کرو اللہ کو تاکہ
کثیراً لعلکم تفلحون	تم مراد پاؤ اور حکم مانو اللہ اور اس کے رسول کا
واطیعوا اللہ ورسولہ ولا	اور آپس میں مت جھگڑو۔ پس نامرد ہو جاؤ گے
تنازعوا فتفشلوا وتذھب	اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ اور صبر کرو بیشک
ریحکم واصبروا ان اللہ	اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور مت
مع الصابرین ولا تکونوا	ہو جاؤ ان جیسے جو کہ نکلے اپنے گھروں سے
کالذین خرجوا من	اتراتے ہوئے اور لوگوں کو دکھانے کو اور
دیارھم بطراً ورئاء الناس	روکتے تھے اللہ کی راہ سے اور اللہ کے
ویصدون عن سبیل اللہ	قابو میں ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔
واللہ بما تعملون محیط۔	

...

جنگی کامیابی کے لئے اس آیت سے ترتیب وار حسب ذیل اصول ثابت ہوئے:۔

۱۔ ثبات قدمی۔ ۲۔ ذکر اللہ۔ ۳۔ اطاعت۔ ۴۔ اتحاد و اتفاق۔ ۵۔ صبر و استقامت ۶۔ تکبر اور نام و نمود سے احتراز۔ ۷۔ مقصد صرف اعلاء کلمۃ اللہ۔ ۸۔ استحضار خداوندی۔

سوال — جہاد ستمبر میں علماء کا کردار کیا تھا۔ اور آئندہ کبھی ایسا موقع آئے تو کیا ہونا چاہیئے۔؟

جواب — علماء نے بلالحاظ اختلاف مسلک و مشرب پوری یکجہتی سے ملک کی حفاظت اور مدافعت میں بھرپور کوشش کی محرکات اور اسباب کے لحاظ سے فتح کے سلسلہ میں علماء حق کا نام سرفہرست ہونا چاہیئے، آئندہ بھی علماء حق ملک کے تحفظ سالمیت اور خیر خواہی میں کسی سے پیچھے نہ رہیں گے، البتہ ان جذبات کی ترقی اور شدت کا دارومدار اس امر پر ہے کہ یہ ملک واقعی معنوں میں کتنا اسلام سے قریب ہوتا ہے۔ ایک اسلامی ملک کی حفاظت کیلئے ہر امیر (خواہ عادل ہو یا فاسق) کی امارت میں جہاد لازمی اور ضروری ہے مگر جذبات کا تعلق دین اور اسلام سے اوّلاً ہے۔ اور وطن اور زمین کی حیثیت ثانوی ہے۔ الجہاد ماضی الیٰ یوم القیٰمۃ لا یبطلہ جور جائر ولا عدل عادل۔ (حضورؐ نے فرمایا جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ ظالم کے ظلم اور عادل کے عدل و انصاف کا اس پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔)

پرچہ مکمل ہو چکا تھا کہ دیوبند سے حضرت مولانا مبارک علی صاحب نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند کی وفات کی اطلاع ملی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (ادارہ)